هو تعالے

خوشنما رسالہ شمع بزم طریقت خورشید حقیقت نور جمال معرفت سرچشمہ اہل تصوف کلام انظم انتظام فیض بخش خواص عام گوہر سلسل معانی

یعنی مثنوی

[illegible] ہدایت

مصنفہ

محمد حسام الدین مجرد قادری چشتی نقشبندی مجددی سہروردی

مرید و خلیفہ حضرت جناب زبدۃ العباد قدوۃ العارفین محمد حاجی عبد اللہ شاہ صاحب سلمہ اللہ الکریم

حال وارد خاندیس مصطفے آباد عرف چوپڑا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استظر آ اے حسام الدین شتاب
دے اوٹھا رُو منور سے نقاب

عشق تیرا جب میرا ہادی ہوا
تب سے بندہ مصطفےٰ ہادی ہوا

عشق کی تیرے عجب ہے راہ رو
ہے گویا قالب مین میرے روح تو

عشق نے مجہپر تیرے ڈالا کمند
ہو گیا ہوں قید خوشحالی مین بند

عشق تیرا ہے کمال جاوداں
وہ نہ سمجہے اسکو جز وہم گماں

عشق کا جس دل پہ کاری تیر نے
آہ کی اوس لب مین کچہہ تاثیر نے

جس کسی کو عشق سے ہو گی خبر
دو جہانمین اوسکو حاصل ہو وقر

عشق ہے وہ جو کرے تو اختیار — پھر نہ ہو ہرگز تیرا خاکی مزار

اے عجب کچھ عشق کا اسرار ہے — عاشقوں کا عشق برخوردار ہے

عشق کیا ہے گنج راحت در بلا — ہو وہی عاشق جو بھولے ماسوا

ماسوا سے جسکا دل کچھ پاک ہے — عشق میں حق کے وہی چالاک ہے

عشق ہے تو جان میں دے آتش لگا — سربسر فکر و عبادت کو جلا

عشق نے اگر کیا جسم میں قرار — تو فلک تک ہو گیا تو آب دار

اے حسام الدین تیری عالی نظر — قلب پر ہے عاشقوں کے جلوہ گر

جسجگہ تیری نظر پہونچی وہاں — نور کا تا حشر ہوا وسکا نشاں

کھل گئی ہے جسکی چشم نیک بیں — اوسنے دیکھا ہے تجھے اہل یقین

جسکی نظروں میں ہوا پردہ حجاب — کب نظر آوے اوسے تو آفتاب

گر نہیں معلوم تجکو اے امیر — ڈھونڈ کوئی راہبر روشن ضمیر

جس سے پائے تو حسام الدین کا گل — ورنہ ہے نظروں میں تیری آب و گل

اب دکھا سکتے جب ہوئی تیری بنا — پڑ گئے نظروں پہ تیرے پردہ ہا
جب اونہانے پردہ با ذکر جلی — ہر کشادہ تجھپہ اسرار خفی
قول میرا گو ہزار اسرار ہے — بے خبر یہ اسکو اگر ہوشیار ہے
سقف کی جانب اگر سیڑھی نہین — پایہ پایہ اوسکے اوپر جاسکے ہین
دنیا پیغمبر پڑہ رہا ہے تو مدام — کیوں نہین تسبیح مین تیری امام
عشق اوسکا کیوں نہین کرتا قبول — راحت ابدی کا ہو جس سے حصول
ایک ساعت گر کہے دل سے خدا — اس تیری آواز پر ہو یہ صدا
اے مرے بندے کہے مطلب ہے کیا — کیونکہ ہر اک کا ہوں مین حاجت روا
گوش کر آوازہ تجھسے نہ دور — پر نہین اوسکی نقل مجکو فرور
ہر ولایت پر ہے قایم اک ولی — کیوں نہین کرتا تو اوسکی پیروی
ہے کرامات انکی تجکو جستجو — نسل ہے بوجہل کے گویا ہے تو
ہین ہزاروں اوسنے دیکھے معجزات — پر جو تھا وہ بند غفلت بد صفات
یوں پیمبر سے کہے تھا بد گہر — ہے تو ساحر ساحروں کا تاج سر

ہے اگر صدیق سی کچھ تجھمین بو — کیوں کراماتونکی ہے پہر جستجو
گر تو ہے نسل خلیل پاک سے — باپ اپنے کو ذرا پیچھان لے
باپ تیرا بت پرستی مین مرا — تو جواں ہو بت شکن اور باخدا
بت پرستی کا عجب ہے کاروبار — سیکھ لینے کا تجھے ہے اختیار
جب کوی کامل ملے تجکو رفیق — سیکھ لیجو بت پرستی کا طریق
مثنوی ہے یہ دوکان معرفت — لے خرید اس سے تو سودا آخرت
لے حسام الدین سے تو دلکو لگا — مثل خیر الدین کے ہو اوسپر فدا
اک حکایت مجھسے سن زیبا رفیق — تا کہ جانے خوب تو شرط طریق

حکایت حضرت بایزید بسطامی کی اور بیان درویشی کے نسخہ کا

ہے روایت مین کہ قطب العارفین — بایزید اولے دین متین
جب گئے بازار مین در بغداد — کام مین ہر اک تہا اپنے شاد شاد
تہا کوئی اوسجا کہین بیٹہا طبیب — پر دوانسے دوکاں اوسکی عجیب
کہہ رہا تہا وہ باواز بلند — گرد اوسکے تہا ہجوم خلق چند
پاس میرے ہر مرض کی ہے دوا — ہے مری دوکان یہ دار الشفا

جبکہ اوسنے یا یہ سنی گفت و شنید
یوں لگے تب اوسسے کہنے بایزید

اے طبیب درد ہر خورد و کلاں
ہے کوئی دارو گنہ کی بھی بیاں

ہو گیا خاموش یہ سنکر طبیب
ہنس پڑے یہ دیکھہ حضرت [illegible]

ایک دیوانہ کہیں بیٹھا تھا وہاں
اوسنے بلوا تو ادہر آ اے میاں

ہین گنہ کی تیرے رکھتا ہوں دوا
ایک نسخہ پاس ہے میرے لکھا

ہیں اوس نسخہ میں ہیں سب تلخ چیز
پی نہیں سکنے کا تو اوسکو عزیز

تب کہے یہ سنکے حضرت بایزید
تلخ نسخہ ہر مرض کو ہو مفید

لا مجھے دے تاکہ لیجاؤں شتاب
جسکے پیتے ہی شفا پاؤں شتاب

سنکے اوس مجذوب نے تب یہ کہا
جا تو اول ہیچ درویشی سے آ

ہیچ درویشی تو کیا جانے بھلا
میں بتاتا ہوں تجھے اوسکا پتا

نور سے پیدا ہے جب ہر ایک چیز
ہر کسی دلکو کر اپنے سے عزیز

قالب آدم میں جب آیا وہ نور
کر دیا سجدہ فرشتوں نے ضرور

نور کا ہر دل میں ہے ذرہ نہاں
اسلئے تعظیم اوسکی کر میاں

خواہ کافر ہو نصارا یا یہود
نور کی تعظیم کر اے بے وجود

نور اک ہے زنگ میں اوسکے جدا | اسلئے تو زنگ فکرت میں پہنا
ہے ترے دل میں بہی وہ نور عجیب | دیکھہ اپنے آپکو اے بے نصیب
ایک ساعت ہو مراقب تو اگر | پہر نظر آوے تجہے نور نظر
جب تمہارا چشموں سے ہٹ جائیگا | ہو عیاں اندر ترے وہ آفتاب
جب ہر اک دل کی تجہے ہوگی تمیز | نور سے تو نور ہوگا اے عزیز
[illegible] کردے دل سے گر تو یہ ہوا | وہ فلانا شخص کافر ہوگیا
جب تو جانے ہے ہر اک دل میں ہے نور | ہے تجہے تعظیم پیروا جب ضرور
اس سخن کی کچھ نہیں ہے انتہا | اب تو اوس نسخہ کی سن باقی دوا
پہر کہا مجذوب نے اے بایزید | بیخ درویشی کے لے جب تو خرید
ساتھہ اوسمیں برگ صبر آیا کر | اور ہلیلہ علم کا تیار کر
صبر وہ ہو جس سے پائے تو نجات | تا کہ ملجائے تجہے آب حیات
زندگی حرص سے وہ شاہ گیا | اسلئے ظلمت میں چشمہ گم ہوا
حرص سے پایا نہ چشمہ وہ بشر | گرچہ تہا اک خضر اوسکا راہبر

خضر جیسا جسکا ہووے پیشوا / پیر چشمہ کا ملے کیونکر پتا

کر سکندر حرص سے پاتا نجات / یک بیک ملتا اوسے آبحیات

حرص سے کوئی نہین سلطان ہوا / صبر سے کوئی نہین بے جان ہوا

صبر کی ہستی اگر تجکو ملی / اوسکے پینے مین نہ کر تو کاہلی

سن مثال صبر اک مجہسے ذرا / تا کہ کافی ہو تجہے اسدم دوا

حکایت حضرت علی احمد مخدوم علاءالدین صابر کی ا دربیان صبر کرنیکا

صبر ہے اک نعمت پروردگار / صبر ہے اک مایہ پرہیزگار

تہے علی احمد علاءالدین ولی / چشتیونکے راہ نما حق کے ولی

پیر تہے جنکے فرید الدین امام / گنج شکر جنکا ہے مشہور نام

با علاءالدین تہا یہ حکم پیر / مطبخ لنگر پہ ہو تم جانگیر

جو کوئی آوے یہان اوسکو طعام / پر شکم اوسکو کہلاؤ صبح و شام

برس بارہ آپ اوس خدمت پہ تہے / خدمت مہمان بجا لاتے رہے

آپ اک لقمہ نہ کہاتے تہے مگر / چند برگ شجر پر کرتے گذر

جب بباطن پیر نے یہ ماجرا / دیکہہ کر صابر خطاب اونکو دیا

صبر تہا با امر پیر کامیاب
اسلئے صابر ہوا اونکا خطاب

ہے کہاں دلمیں تیرے تاب صبر
روز و شب ہے تجکو کیا نیکا فکر

حرص کہانے نے کیا تجکو اسیر
ورنہ تہا تو سب فرشتوں سے امیر

تو اگر جانے کہ ہے قادر خدا
پہر نہ ہووینگی تیرے حرص ہوا

جو لکہا قسمت میں تیری پائیگا
در بدر سے بہو دوڑنے سے اک ہرا

پس یہ مقصد نہیں کہ سب چہوڑ
کسب کر اور حرص سے منہ اپنا موڑ

اک بہانہ کرکے کچہہ اسباب کا
صبر کرتا اوسمیں ہو برکت سوا

کسب کر اور مانگ حق سے یہ دعا
دیکہ مجہے برکت اسی میں اے خدا

پاس حق کے جا مگر اندر نماز
کیونکہ فرماتا ہے رب بے نیاز

پڑہ ذرا تفسیر سورہ فاتحا
تا کہ ملجاے تجہے اوسکا پتا

حق نے بندونکے لئے کہولیں باب
جا تو پانچوں وقت در حق کی جناب

عاجزی سے کر خدا سے التجا
کیونکہ ہر اک کا ہے وہ حاجت روا

ہے تو بندہ بندگی سے کام رکہہ
نیک نامی سے جہانمیں نام رکہہ

حق سے آوے گر کوئی رنج بلا
صبر کرکے اوس بلا سے ہو رہا

ہے بلا از امتحان صابران
لا نہ دلمیں اپنے کچہہ وہم گماں

اس سخن کو گر تمامی تر کہوں / حشر تک اس شرح مین عاجز رہوں

اب تو مین مجذوب کا وہ نسخہا / جو کہ بسطامی کو تہا اوسنے کہا

ے بایلہ علم کا اے بایزید / آملہ مین کر تواضع کے مزید

علم وہ جس سے ملے راہِ خدا / منطق نحو صرف مین ہے کیا

علم کی اب گوش کر تو داستان / تا کہ جانے عتقاد راستان

حکایت ایک طالب علم کی اور علم کی فضیلت کا بیان

اسجگہ ہے گفتۂ سعدی بجا / جو کہ اوسنے ہے کریما مین لکہا

علم سے پایا بنی آدم کمال / نہ کچہہ از جاہ حشمت ومال منال

علم کی آئی فرض تجہپر طلب / جسکو نہ ہے علم ہے وہ بے ادب

کیا فضیلت علم کی جانے جہال / اوسکو اپنی جاہلی پر ہے کمال

کر علم کی ہر جگہہ سے جستجو / یا ہے تو طفل جوان یا پیر رو

ایک طالب علم فرخندہ خصال / طلب کرنے علم نکلا نیک حال

چند مدت تک دروں رنج و بلا / جستجو مین ٹہوکرین کہاتا رہا

تہا کہیں اک بادشاہ کا درگاہ / اوسجگہ پہنچا وہ باحال تباہ ۰

[illegible]

رات کو بیٹھے جو جب نیکو خصال — شاہ کے دل میں ہوا اوس دم خیال
تا سنے اون طالبوں کی گفتگو — جو جس سے ہر علوم اونکی جستجو
در پہ آیا درسگاہ کے شاہ نہال — طالبوں کی طرف دیکھا بیگماں
تھا ہر اک اپنے سبق پر غوطہ زن — نور سر پہ تھا ہر اک کے مہر بن
ایک گوشہ کی طرف شاہ کی نظر — جبکہ پہونچی نور دیکھا سر بسر
تھے کھڑے اوس نور میں حق کے رسول — یعنے حضرت مصطفےٰ شاہِ عقول
ہیں وہ محبوب خدائے ذوالمنن — قبلۂ ارباب دین شاہِ زمن
وہ شفیع مجرماں حق کے رسل — شان میں جنکی ہوا قرآن نزول
ہاتھ اک طالب نے جب اونچا کیا — شاہ نے دیکھا عرش کے اوپر گیا
جبکہ شاہ کو آئی یہ قدرت نظر — کانپ اوٹھا اوسکا دل وہ اور جگر
یوں لگا کہنے کہ جاتے گر یہ چند — بس یہاں ہوتا قصیدہ بدفالی یہاں بند
جا کے اون سب سے کیا عذر آشکار — اور زیادہ پھر لگا کرنے وقار
گر پڑھا ہے اک حرف در علم خدا — سال بھر تک ہو گناہوں سے رہا
گر پڑھا ہے تو علم دنیا کے لئے — ہر حرف پر ایک لعنت کیجئے
یہ حکایت جب سنی آگہی شناس — کر ذرا تو حال پر اپنے قیاس

پھر ہین آیا طرف اوس سمت کے اب | تا کہ مقصد گوش ہاے ہر تیرے سب
پھر کہا مجذوب نے اے بایزید | اب بلیلہ حلم کا کرے خرید

حکایت حضرت امیر معاویہ کی اور بیان اونکے حلم کا

اے حسام الدین ہے بس تیری نظر | کیوں نہ ہو گی مثنوی رشک قمر
کھینچتا ہے مجھے تیرا خیال | عشق جاتا ہے میرا سوے کمال
عشق تیرے کی محبت پائیگاہ | جو لیے جاتا ہے سوے بارگاہ
ہے تجھے علم حلم کا گویا امیر | ہے ہر اک اہل حلم تیرا فقیر
جسنے پایا حلم کا تیرے مزا | ہو گیا گویا وہ اک راہ نما
اب وہ قصہ کہ جو ناگفتہ رہا | نظم کردہ دُر جو ناسفتہ رہا
کیا کہا مجذوب نے با بایزید | جاہلیہ حلم کا کرے خرید
حلم کہتے ہین کسے اے ارجمند | سن مثالا اسکی مجھسے ایک پند
ہے روایت مین کہ خال المومنین | یعنے حضرت معاویہ سالار دین
جا رہا تھے وہ کہین والا ہمم | ایکنے اکر کیا اونپر ستم
سخت تیسخت کلمات لایعنی کہے | آپ سنکر کے وہ سب چپ رہگیے

گرچہ تھے اس وقت حضرت بادشاہ
بلکہ اس سے ہی کیا عذر آشکار
حلم کی ہے تیغ از بس خوب تیز
تو خلاف اُسکے جو ہے تا خشمگین
خشم ہے دوزخ ہے دوزخ اژدہا
دور ہو اس سے اگر ہے کچھ شعور
سیکھ اے مجہول علم معرفت
رحمت حق سے جسے حرمان ہے
گر نہیں کچھ حلم کی ہے تمکین بو
باپ تیرا سالہا روتا رہا
گر نہیں یوسف تو ہو یعقوب ہو
سیکھ اپنے باپ کا اصلی چلن
ہستی دنیا ہے جوں مثل حباب
سو وضو سے پاک ہو کر اے لطیف

پیرزنہ کی اس بات پر اُسکے نگاہ
وہ ہوا اپنے کہے پہ شرمسار
جس سے آدم ہیں ہو شیطانکو گریز
تھے تجھیں خصلت دیو لعین
تجکو دے وہ شعلۂ آتش جلا
کیوں نہیں دلمیں ترے اس سے نفور
کب تلک رکھیگا دلکو خر صفت
خر صفت ہے گرچہ وہ سلطان ہے
نسل آدم کس طرح بنتا ہے تو
اشک سے آنکھوں کے منہ دھوتا رہا
عمر کو تو گریہ و زاری میں کھو
ہو لکر کیوں پالتا ہے یہ بدن
بے وضو سویا ہے اندر تیرہ خواب
تا کہ دیکھے خواب میں نور شریف

(۶)

اب مین پھر نسخہ کی جانب ہوں رواں — گوش زد تیرے ہوتا یہ داستاں
جو کہا مجذوب نے اے بایزید — حلم کو تو کر تواضع مین مزید
دستۂ توفیق [illegible] ایک پھر ہے بہت — کوٹ ان سکو ملا آ حق پرست
جبکہ توفیق خدا تجکو ملے — ہو ریاضت مین پھر اوسکی چیت پے
روز و شب ہو یا ریاضت سر نگوں — تا کہ تجکو ہو جمال بے چگوں
جسقدر ہوگا ریاضت مین کمال — اوسقدر ہوگا تجہے قرب وصال
گر نہین توفیق ریاضت آ جواں — مانگ حق سے اس نعمت کی تواں
التجا کر حق سے اور ہوشیار بیٹھ — دل طلب کر اتنکو بیدار بیٹھ
تجہیں ہو گر شب بیداری کا شعار — بوجہ اسکو نعمت پروردگار
عہد مین موسے کے تہے چندین نفر — جو ہم لڑتے رہے سب رات بہر
حق سے موسے کو ہوئی اس دم ندا — [illegible] یا ہے اونپہ در رحمت کا وا
جاگنے مین رات کے نعمت ملے — نیند غفلت سے کیوں الست پے

کیا سنا نہین یوسف کا حال — خواب راحت سے ہوا اوسپر وبال

کیا زلیخا کا ہوا سونے سے رنگ — خواب لائے ہے دل روشن پہ زنگ

اس سے مقصد عارفونکی خواب سے نے — خواب وہ جس سے کشادہ آب نے

مظہر باطن اگر ہو نا حصول — جاگنا کرراتکا دل سے قبول

گر نہوتے خواب مین حضرت حسن — کیوں ملاتی زہرہ وہ با مکر و فن

خواب ہے اک گنج حرص پا دراز — ہو قضا جس سے صبح تیری نماز

چھوڑ دے اس خواب کو اے بوالعجب — کیونکہ تیری اصل ہے عالی نسب

خواب مین سوتا رہا تو عمر بہر — ہوگا تو ہوشیار جب جائیگا مر

ہے کہاں پر اس سخن کی انتہا — اب مین پہر آیا سوے ان نسخہ

دستۂ توفیق سے کوٹ اونکو تو — دیگ مین پہر بہر فکر کی کر فرو

فکر کر با ذکر اے عالی ہمم — کم نہوگا اس فکر سے ایکدم

پہر اوسے آب محبت سے عزیز — آتش شوق اوسمین کر پہر تیز خیز

جوش مین جب آے تب تو چہان ڈال — فضلہ حرص و ہوا اوس سے نکال

شیرہ شبانہ روز پی اے بایزید — یہ گنہ کے ہے لئے دارو مفید

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اور کئے اپنی ارادت آشکار
شہر میں جا کر تو کر چندیں گدا
جب یہ پایا حکم پیرِ کامیاب
پیش ہر اک کے کرتے ہے سوال
چند مدت اشرفی ملتی رہیں
پھر جو کرتے وہ کسی سے کچھ طلب
شہر میں پھرتے صبح سے لے بشام
ایکدن زنبیل خالی دیکھکر
خدمت مرشد میں پہونچے وہ جناب
کیا ہوئی بازار میں قیمت تری
سو ہزاروں خلق نے دیکھا تجھے
آج یہ قیمت تری آئی نظر
منہ پھرا ہر ایک دنیا دار سے
جب ترا ہوگا خدا سے کاربار

یوں کہا جنید نے اے ذی وقار
بعد اک مدت کے پھر اسحاب آ
شہر میں پہونچے وہ باحال خراب
ہر کوئی دیتا انہیں از گنج ومال
بعد پھر تو کوڑیں ملنے لگیں
منہ چراتا انسے ہر اک بوالعجب
پھر نہ کرتا کوئی بھی انسے سلام
ہوگئے مایوس با ہر اک بشر
یوں ہوا تب حکم پیرِ کامیاب
ایک کوڑی بھی کسی سے نہ ملی
مانگتا تھا جب تو کچھ ہر ایک سے
اوڑ گئی ہر اک سے ہے تیری قدر
دل لگا دے جو تو حق سے ملے
نعمتیں حق کی عطا ہوں بے شمار

[illegible]

بیان مجلس اول کا اور کہلنا اوسکا نفی اثبات مجرد سے

ہے حسام الدین کا جب فیض نظر — مجلس اول مین کرتا ہون گذر

مجلس اول مین ہے اک بادشاہ — جو رعایا کو رکہے ہے در نگاہ

ہے تخت لال گون پر جلوہ گر — پیش و پس اوسکے ہین سب افگندہ سر

ہر کوئی اوسکا ہے با فرمان پذیر — حکم اوسکا ہر صغیر و ہر کبیر

کیا کرے اوس سے کوئی چون چرا — جو ہوا باغی وہی مارا گیا

گنج دولت کا نہین جسکے شمار — فوج لشکر در یمین و در یسار

ہے مگر وہ تابع نظر فقیر — جو در اول کا ہے روشن ضمیر

دیکھ تو حق کے کمالوں کو ذرا — جبکہ تونے راہ حق کامل لیا

کہل گیا تجھپر در اول شتاب — جسمین ہے اک بادشاہ عالیجناب

ہو گیا محتاج وہ تیرا تمام — تو ہوا دنیا کے شاہونکا امام

کہولے درکو نفی اثبات سے — تب تجھے اس باتکا مقصد ملے

ہین نفی اثبات کے معنے یہی — ماسوا حق کے ہے ہر ذرہ نہی

جب نفی اثبات ہے تجھین روا — کہل گیا سینہ مین تیرے اک محل

[illegible]

ہے یہ سینہ پر باسرار خدا — بند کرکے آنکھ لے اسکا پتا

ماسوا سے جب ہو تیری چشم بند — این آئین ہو تیرا پایہ بلند

شاہ معین الدین چشتی سے ہنوز — کیا سنا تونے نہیں اے دلفروز

تھے مراقب میں وہ جب بیٹھے نہاں — غار کے اندر وہ سلطان جہاں

آپکا جب قصد باہر کا ہوا — رہگیا پتھر پہ چھپا پنجہ کا

وہ کئے اسطور تن کو پائمال — تا ہوا حق سے انہیں قرب وصال

اور سنا ہوگا تو حال شکر گنج — تہا اونہایا کسطرح باشوق رنج

چند اک چاہ میں رہے معکوس وہ — پھر ہوئے بانور چوں طاؤس وہ

بارہا دیکھا قلندر کا کلام — مثنوی میں اپنی میں لکھتا ہے امام

چشم بند و گوش بند و لب ببند — گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

پاس دار انفاس اے اہل خرد — تا ترا این قافلہ منزل برد

جب بزرگ دین سے لی تونے نہ پند — ہو گیا تو قید بد خالی میں بند

ہے عجب دنیا میں تیرا کاربار — ہے کبھی مکڑی کبھی ہے بازدار

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

پیر ملنا سخت مشکل کار ہے — اور پہر کہہ اوسکی صحبت دشوار ہے

نام ہوتا گر تیرا عبد اللطیف — تہا یہ سنا یاں نام تیرا کیا مزید

تہا یہاں مجذوب جو رحمن شاہ — حال پر اوسکے تہی کیا تجکو نگاہ

فیض اوسکا کسکے دلپر ہے عیاں — سمجہہ تو اس بات کو اے بدنشاں

اوسکو اوسکے حال سے تہی کیا خبر — تا کسی دلپر نظر آتا اثر

اور بیکن بہی ولی مشہور تہا — مسکن اوسکا خاص دکن میں رہا

تہی یہاں اوسکو ولایت آپ پر — ہے ولایت اور کچہہ چیزے دگر

ہے کہاں تاثیر و تاثیر ہے — سن لیا نام ولی اے سست پے

کیا کا تجکو گر نسخہ ملے — عقل تیری ہے ولی ناقص ہے

گر کہوں میں شرح ملک حال بیس — دشمن جانی ہو میرا خاندیس

حلم علم و عقل سے لیتا ہوں کام — جانب حق سے ہے سب یہ انصرام

خاص کر حق کی مجہے امداد ہے — اسلئے مجہے یہاں ایجاد ہے

ورنہ کب در پیر مرے آتا کوئی — بے غرض کسکے یہاں جاتا کوئی

جو کہ میرے دشمن جانی ہوئے — زیر قبضہ تہہ سلطانی ہوئے

پیر سے جو ہے کوئی بد اعتقاد — اول و آخر میں ہے وہ نامراد

گرچہ ہوتی شرع کی حد عیاں — پیر کو کہتا خدا میں بیگماں (١٤)

سن مقولہ مولوی معنوی — جو کہ قرآن ہے زبان پہلوی

پیر وہ ہے جو کہ ہو بے مکر و قید — وہ نہیں مرشد جو ہو داڑھی سفید

کیونکہ تھا ابلیس بھی بوڑھا بڑا — پر جو تھا وہ بے خبر ملعون ہوا

پیر بننا سخت مشکل کار ہے — اور پیر کہ اوسکی بیعت دشوار ہے

گر تراں پیرونکی دل سے جستجو — تاکہ راہ حق ذرا کچھ پائے تو

گر کوئی سالک کبھی آتا یہاں — تمکو بتلاتا کرامات کا نشاں

ہاں اگر دیکھا بسے مجذوب تو — پر نہ دل سے کچھ ہوا مرغوب تو

تو اگر چاہے ہے کامل کا نشاں — مانگ سالک کے ہونے کی تراں

جو نہ اپنے حال سے آگاہ ہوا — دوسرے کو کسطرح بتلا سکا

جو اگر صورت سے کچھ ہوتی مراد — پھر ابوجہل محمد نیک نہاد

بر پیمبر پیر وحی کا تھا نزول — پیر کر ہر عالم رویا حصول

پھیرے دلمین تیرے گر بات ہو
گر تو ہے پیر اور پیر پیر ہے
تو اگر خادم ہے پیر مخدوم ہے
قلب خاکی ہین اگر سمجھا ہے نور
تو اگر ہے تابع حرص و ہوا
ہر ولایت پر ہے قایم ایک پیر
ظاہرا مسجد کا ملا نہ ہے بھولا
یا نظاہر ہے وہ نظر نہین حقیر
تو کیا جانے ہے ولیونکا قیام
اسمین ہے حکمت خدا کی کچھ عجب
جب تجھے اپنی نہین ہرگز تمیز
یا وہ ہے مرشد کو میرے وہ عمل
اے سگِ پر حرص گرگون سے بتر
قیمتین ہر چیز کی پہچانتا

پھر تجھے شبقدر ہر اک رات ہو
سر پہ لعنت پاؤں پر زنجیر ہے
معرفت حق کے کی تجھے معلوم ہے
پھر تجھے ہے ایسا کہنا ضرور
پھر تو اے مغرور کیا کامل ہوا
دل با اسرار خدا روشن ضمیر
اور باطن حق کا پروانہ ہے ہوا
اور باطن ہین ہے وہ روشن ضمیر
ہو نہین معلوم تجکو وہ امام
اسکو کیا سمجھیگا تو اے بوالعجب
کسطرح دیکھیگا تو عبد العزیز
دور ہو جس سے ترا سارا خلل
مت ہو تو پوستین شیر نر
پر نہین اپنے کو احمق جانتا

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

گر بظاہر اوسکا کہلاتا ہوں میں پیر
ہوں بباطن اوسکی الفت مین اسیر

پہ عجب ہین اوسکی الفت مین مرا
اوگر ہیر والون سے اپنے ڈر رہا

پر بقدرت اسمین کچھ اسرار ہے
عشق حق کا کچھ عجب دربار ہے

اے مجبر تو یہ کیا جوشش جنون
ہے بظاہر عشق کی حالت زبون

کیا سنی تو نے نہین ہین داستان
عشق ظاہر کا ہے بے نام و نشان

پیر بسا ایسے ولی کامل ہوے
جو مجاز سے حقیقت کو گئے

جب ہوا ظاہر عشق منصور کا
کشمکش مین دار تک وہ لے گیا

ضبط کرتا گر وہ عشقِ دلربا
تا قیامت اسکو وہ ملتا مزا

ضبط ہوتا گر وہ عشقِ شمس دین
پر ست اوسکا عشق کھنچوا تا نہین

چپ لگاتا گر بجوشش گریہ یا
سو ہزاروں زندہ ہوتے سردہا

ضبط ہرنا عشق کا ہوتا اگر
پھر نہ آتا قلب خاکی مین بشر

عشق پنہانی سے جب ظاہر ہوا
تب وہ ہر ذرہ مین کہلایا خدا

اس ستمگر کی تجھے کچھ غور ہے
ضبط مجھسے پہر بہلا کب سطو ہو

اب بتاتا ہوں شرع عقل خام
تاکہ ہو اس مثنوی کا اختتام

تو اگر چاہے عقل اے نا امید — میں بتاتا ہوں تجھے اسکی کلید

عاقلوں کی عقل کا گر یار ہے — رحمت حق سے تو برخوردار ہے

گر ہے تجھ میں کچھ بھی مردی کا نشاں — عاقلوں کی عقل کا ہر نکتہ داں

سمجھ ہر عالم کو اپنا پیشوا — کیونکہ ہے وہ نائب خیر الورا

گر تجھے عالم کی ہو صحبت حصول — تجھکو سکھلا دیگا اوصاف رسول

قرب عالم گر تیرے دین سے — قسم حق کی حق تجھے ہر دم ملے

کر تو علم دین کو اپنا راہنما — عقل تیری کو ہو کچھ اس سے ضیا

جب تجھے کچھ علم سے ہوگا کمال — عقل تیری ہوگی بہر تجبیر جلال

عقل تیری جب علم سے ہو رواں — پھر ہو کچھ تدبیر کی تجھکو تواں

عقل سے از علم ہو تدبیر نیک — تو ہو اوس تدبیر سے تقدیر نیک

علم ہو اور عقل پھر تدبیر ہو — جب یہ تینوں ہیں تو پھر تقدیر ہو

ہے مگر پہلے علم بعد از عقل — پھر نہیں تدبیر میں تیری خلل

نیک ہے تدبیر پھر کر التجا — تا کہ دے تقدیر میں برکت خدا

صاف کرتے ہین زمین پہلے کساں ۔ بعد پھر وہ ڈالتے دانہ وہاں

جب محنت وہ زمین کرتے ہین خوب ۔ دیکھتے ہین پھر وہ تقدیر عجوب

جسکی قسمت مین لکھا ہوتا ہے جو ۔ ہر زمین سے پھر ملے اوسکو ہے وہ

گر نہ ڈالین وہ کساں دانہ نخست ۔ کسطرح تقدیر گہر بیٹھے ہو چست

جب کیا اصحاب نے بہتر جہاد ۔ تب ہوئی اس دین کی اچھی نہاد

کوششین اونکی نہ ہوتی گر عیاں ۔ کسطرح ملتا تجھے دین کا نشاں

محنتیں حق کی ہزاردں جب ہوئین ۔ تب ہوئے ماں باپ تجھسے ہمقرین

کر تو کوشش علم پر چندین نخست ۔ عقل ملجائے تجھے اے حق پرست

عقل تیری علم سے ہوگی جواں ۔ تجکو پھر تدبیر ہی دیگی نشاں

کسب کر یا ذکر پھر تدبیر سے ۔ اوسپہ شاکر ہو تیری تقدیر سے

تو اگر بے کسب چاہے راہنموں ۔ ہے گویا سر مین ترے مرض جنوں

سالکان راہ نے بہر بقا ۔ پیشوا اپنا ریاضت کو کیا

ہوے نا موج دریائے علوم — گر لکہوں نہین نظم مولانائے روم

مینے دیکہے ہین کتبخانہ بسے — پر نہ دیکہا مثنوی جیسا کسے

ہے مری یہ نظم اوس تقلید پہ — اسلئے ہے نظم میری کو وقر

اب مین لکہتا ہون مثال مثنوی — تاکہ ہو نور ہدایت بہی قوی

حکایت بادشاہ صدر جہان والی بخارا کی اور بیان موتو قبل موتو کا

تہا بخارا مین یکے صدر جہان — فیض سے تہا جسکے عالم کامران

صبح سے تا شام زر کرتا نثار — خلق پر وہ سرور عالی تبار

راہ پر اوسکی قطار اندر قطار — بینوا رہتے کہڑے امیدوار

پر کوئی کرتا جو اوس سے کچہہ سوال — اوسکو دیتا تہا نہین یک ذرہ مال

نوبت فقہا کے دن یک ناگہان — ہوے منظر کو اوتہا شور و فغان

یعنے ہون مین بے نوا اے بادشاہ — لطف سے کر حال پر میرے نگاہ

اس خطا سے منکر اوس محتاج سے — ایک حبہ بہی نہین بخشا اوسے

(١٦)

گر کہ بدلہ چند ملبہ اوسنے لباس — مانگنے آیا عطا کو اوسکے پاس

شاہ نے ہر مرتبہ پہچان کر — کچھہ دیا اوسکو نہین از مال زر

جب ہوا ناچار وہ پیر کہن — تب کفن ساز اوسکو پہنا کر کفن

راہ مین لایا جنازہ سا بنا — یک بیک شہ کا گذر اوسجا ہوا

زر دیا شہ نے کفن پر اوسکی ڈال — اوسنے فوراً ہاتھہ کفنی سے نکال

لے لی زر کی عرض ہے واں ہمم — مجکو بہی پہونچا ترا فیض کرم

شاہ بولا سچ ولیکن اے عنود — تو نہ جبتک مرلیا پایا نہ سود

یاں نہین کچھہ سود مرنے کے سوا — مکر تیرا کب چلے پیش خدا

راہ یہ بیراہ ہے پر صد خطر — چاہیے دانا تجہے اک راہبر

یاں تجہے اک پیر کامل چاہیے — چشم بینا روشن دل چاہیے

یہ جہاں مکار ہے دار الفریب — مرد کو لازم نہین اس پر شکیب

واسطے طمع کے دیکھو مکر کر — بر لب دریا بنے مردہ مگر

جبکہ حیوانون ہے یہ مکر و دغا — مکر انسانی کی پہر کیا انتہا

ہین بہت دنیا کے اندر حیلہ ساز — باطناً ابلیس ظاہر پاکباز

روئے خنداں دل پراز مکر و دغا — دل مین بدذاتی مگر بہروپیا

دام مین سم لیکن پراز شکر دہاں — ایسے بدذاتوں سے یارب الاماں

الغرض اس راہ مین تمکو ناگزیر — چاہئے اک مرشد روشن ضمیر

راہبری کر تمیز اسے بے بصر — راہبرلے راہبرے راہبر

بیان اوس زاہد مکار کا جو عبادت خانہ مین واسطے روٹی کے بیٹھا ہے

ہے یہی افسوس تجھپر اے گدا — روٹیونکے واسطے زاہد بنا

ظاہرا بیٹھا ہے تو حجرہ مین کیا — دل تیرا لوگونکے اندر ہے پہنسا

منتظر اونکا ہے تو بہر طعام — نفس کا اپنے بنا ایسا غلام

شعبدہ بازونکا جیسا گھر بنا — سب سے کہتا ہے تماشہ یہ نیا

دین فروشی از پئے نان حرام — مکر حیلہ سے ہے تسخیر عوام

آہ واویلا دریغا حسرتا — عمر اپنی مفت مین کہوی سدا

جان کر سب اپنے خالق کی صفات — تم وہی جاہل ہوئے اے تو میات

عشق اپنے خاص مالک سے لگا — خیر وان خاک سے کیا پائیگا

[illegible]

مناجات بہ درگاہ قاضی الحاجات حضرت ایزد ذوالجلال پاک متعال

اے خداوند کریم بے نیاز — اول و آخر تو ہی ہے کارساز

دے مجھے توفیق اے رب العباد — جس سے حاصل ہو مجھے تیری مراد

عمر میری ہو ریاضت میں بسر — محویت میں ہو رہوں شام سحر

ماسوا سے قلب میرا پاک ہو — راہ میں تیری بسے چالاک ہو

بعد اسکے ہے یہ میری التجا — دے میرے ماں باپ کو بخشش کی جا

کیونکہ ہے ماں باپ کا حق بھی زیاد — جو پھرا دونوں سے ہے وہ نامراد

فرض تیرا سب کئے مجھپر ادا — علم دین سے کردے مجکو آشنا

گر نہ پڑھاتے وہ علم فرض دین — آجکے دن مثنوی لکھتا نہیں

اور جو ہیں استاد میرے ذی شعور — جنسے پایا علم نے میرے ظہور

گر نہ سکھلاتے مجھے وہ راہ دین — دین و دنیا سے میں ہو جاتا لعین

پھر میں بیشک ہم بہلا کیا جانتا — اے خدا تجکو بھی نہ پہچانتا

کر تو رحمت حضرت استاد پر — دین و دنیا میں اونہیں دلشاد کر

جو ہیں جملہ دوستانِ باوفا ‏ — ‏جنکی صحبت سے ملی نور ضیا
بخشدے تو ان بچاروں کے قصور ‏ — ‏سرخرو محشر میں ہوں تیرے حضور
دوستوں سے جو رکھے نا اتفاق ‏ — ‏اے خدا ہر دم رہے وہ در فراق
جو ہیں میرے مرشد روشن ضمیر ‏ — ‏دو جہاں میں تیرے در کے امیر
پیشوا راہنمائے سالکاں ‏ — ‏کعبہ ارباب قبلۂ عارفاں
جنکے صحبت سے ہوا باطن میرا ‏ — ‏چوں نثار ہو رہ شمس الضحیٰ
ہیں ہیرے ہادی تیرے در کے رسول ‏ — ‏تا قیامت اونکا ہو باقی قبول
فیض سے جنکے ہے عالم کامیاب ‏ — ‏اولیائے وقت کے ہیں آفتاب
تا حشر اونکا ہو عالم پر قبول ‏ — ‏ہر ولایت پر اونہیں کا ہو رسول
اور جو ہوں اس سلسلہ میں تا قیام ‏ — ‏سب کا ہو تیری رضا پر اختتام
نیک ہو اولاد سب کی با حیا ‏ — ‏با علم ہوں عقل ہو سبکی بجا
روز شب کرتے رہیں تجھسے نیاز ‏ — ‏با ادب ہوں با الہام و با نماز
از طفیل حضرت خیر الانام ‏ — ‏سب دعائیں ہوں پذیری تجھسے تمام

جب دیا تو نے مجھے نور ضیا — تب کتابیں پندرہ میں نے لکھا

پھر ہوئی رحمت تیری بے کشاد — سو لکھی ہے اس رسالہ کی نہاد

نام ہے نور ہدایت مثنوی — ہر ورق ہے با ہدایت معنوی

اے خدا جسنے رسالہ یہ پڑھا — اوسے یا رحمتیں کیجو عطا

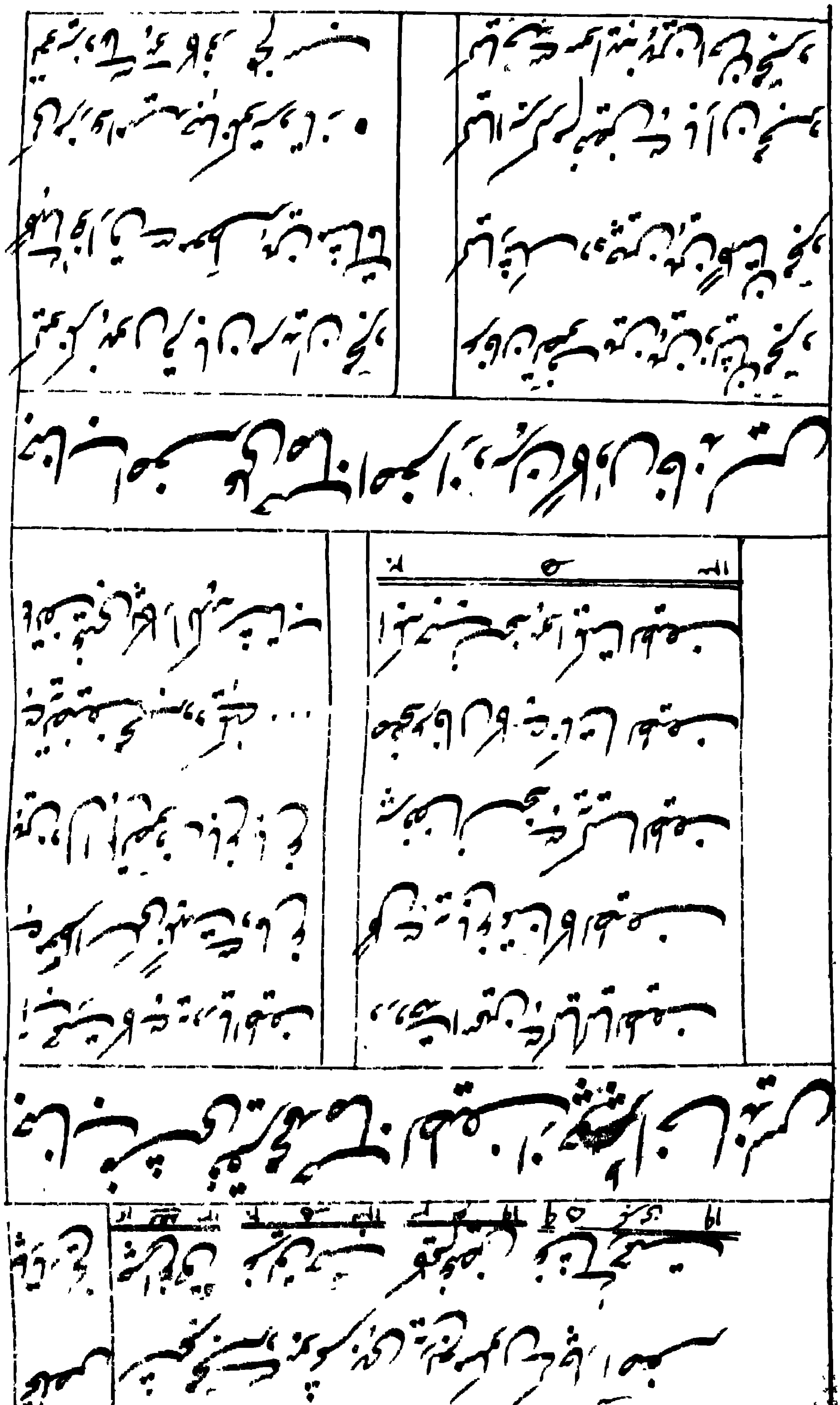
جو سنے اسکو گوی دلسے تمام — اوسپہ ہو رحمت خدا کی والسلام

[illegible] ۲
[illegible] ۳
[illegible] ۳
[illegible] ۱
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

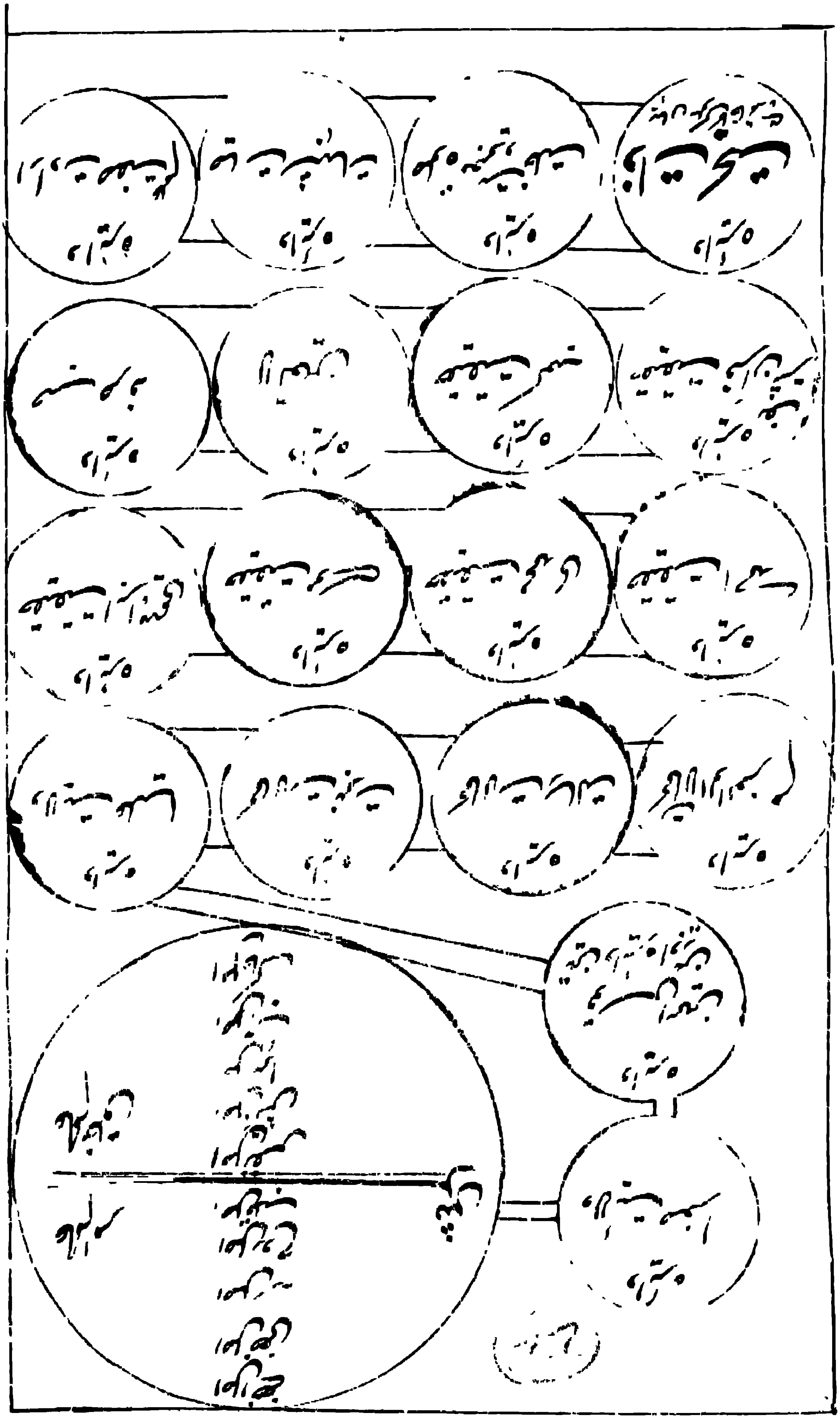
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو فتوے دے رہا ہے۔ مجلس پنجم میں ایک محتسب ڈنڈا لے کر گھوم رہا ہے اور مجلس ششم
میں ایک قاری خوش الحان قرآن شریف پڑھ رہا ہے۔ مجلس ہفتم میں ایک عابد عبادت کر رہا ہے
مجلس ہشتم میں ایک عارف ذات و صفات و افعال الٰہی کے اسرار بیان کر رہا ہے۔ مجلس نہم
میں ایک واعظ منبر پر بیٹھا وعظ کہہ رہا ہے۔ مجلس دہم میں ایک سلطان مسند پر بیٹھے ہوئے اپنی
امت پر احکام الٰہی پہنچا رہا ہے۔ مجلس یازدہم میں ایک مرشد کامل بیٹھا ہے اور اپنے مریدان
طالبان الٰہی کو راہ راست بتا رہا ہے۔ مجلس دوازدہم میں ایک محبوب نازنین چاند کا ٹکڑا
بیٹھا ہے اور اپنی محبت سے لوگوں کے دلوں کو تسکین دے رہا ہے۔ ہزاروں عاشق دیدار کو چلے آتے ہیں
یہ بارہ مرتبے ہر شخص کو حاصل نہیں مگر اس کے محبوب کے طفیل یعنی اولیاء کو تھوڑا تھوڑا حصہ ہر مرتبہ کا
نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ساتھ قدرت کاملہ اپنی کے ان جواہر مجردہ کو اور چند محل جسم
ان سے متفرق کیا اور بسبب تعلقات اور لذات نفسانی اپنی اصول پتے کو بھلا دیا۔
اور بعض ساتھ توجہ پیر کامل کے اصول اصل اپنی سے خبردار ہوتے ہیں اور ذات بحت تک پہنچتے ہیں
اور لطائف عالم خلق کا لطیفہ نفس اور اربعہ عناصر ہے اور اصل ہر لطیفہ کا لطائف عالم امر ہے
اب ہم کل دائرہ تحریر کرتے ہیں اور نقشہ بنا کر دکھاتے ہیں۔



طریقہ نفی اثبات مجرد

کلمہ لا اپنی ناف سے نکالنا اور دس بوسے سے مونڈھے تک لانا اور کلمہ الٰہ دماغ کی چیلی سے
باہر کرنا اور کلمہ الا اللہ کی ضرب زور اور سختی سے قلب پر مارنا [illegible] جیسے شور ضرب لگاتا ہے

طریقہ پاس انفاس

جب کہ دم اوپر آوے تصور اسم ذات (اللہ) کا رکھنا اور جب دم نیچے جاوے تصور (ھو) کا رکھنا ایکی
مشق یہاں تک بہم پہونچانا کہ دم ذاکر ہو جاوے اور ہماری اصطلاح میں یہی اسم اعظم ہے

مراقبہ فنا مجرد

(کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ) اس کے مضمون پر غور کرکے حالت جذب
و استغراق میں آجانا اور تصور کرنا کہ سب شئے فنا ہو گئی باقی رہی ذات اللہ تعالیٰ بزرگ کی

کشف قبور مجرد و کشف قلوب مجرد

اپنی نسبت منکشفہ سے خالی ہو کر حق تعالیٰ کی صفت علمی کی طرف متوجہ ہو کر اپنی روح کو اوسکی روح سے
ملا دے اوس وقت اس کا رنگ معلوم ہوگا اور جس نے اپنے قلب کو نور علی نور اللہ کی ذکر سے روشن کیا ہے
اسکو نورانی دل پر سیر واقف ہو جانا کیا مشکل ہے جسکو حال سیر افلاک ہے اوسکو کیا مشکل ہے چلنا خاک پر

ضمیمهٔ اول فہرست بزرگان خاندیس

نمبر شمار	نام مبارک	طریقه	جائے مزار	سنه وفات
۱	عین الدین قتال	چشتیه	ارندول	سنه [illegible] ہجری
۲	سراج الدین شہید	چشتیه	ارندول	سنه ۸۰۰ ہجری
۳	رحمن شاه مجذوب	شطاریه	بہرگاؤں	۰
۴	مسکین شاه	شطاریه	پارول	۰
۵	ملنگ شاه	مداریه	پارول	۰
۶	تراب علیشاه	شطاریه	بہڑگاؤں	۰
۷	عنایت علیشاه	شطاریه	پاچوره	۰
۸	محمد حنیف شاه	۰	دوہولیه	سنه ۱۲۵۹ ہجری
۹	موسے صاحب	قادریه	چالیس گاؤں	۰
۱۰	زنده خاکی	مداریه	سونگیر	۰
۱۱	ملنگ شاه	مداریه	املنیر	۰

نمبر شمار	نام مبارک	طریقہ	جائے مزار	سنہ وفات
۱۲	حیات شاہ مجذوب	شطاریہ	ارنڈول	سنہ ۱۳۰۸ ہجری
۱۳	بڑے میاں صاحب	قادریہ جدیہ	دھرن گاؤں	•
۱۴	صادق علی شاہ	رزاقیہ	کاسودہ	•
۱۵	جلال شاہ گوزز	شطاریہ	نوزا بکھیرہ	•
۱۶	سید عبدالرزاق	قادریہ جدیہ	دھار	•
۱۷	انجن شاہ	شطاریہ	دوہولیہ	•
۱۸	بہاء الدین شاہ	چشتیہ نظامیہ	نذرآباد	•
۱۹	سجن شاہ	چشتیہ	ساکری ساکلی	•
۲۰	شاہ والے	بانرا	مہاڑی	•
۲۱	فتاح شاہ	شطاریہ	اڑاود	•
۲۲	دادا شاہ	•	فیض پور	•
۲۳	سید نورالحق	نقشبندیہ	تبالنیر	سنہ ۱۳۰۶ ہجری
۲۴	غفور شاہ	شطاریہ	جام نیرہ	سنہ ۱۲۹۹ ہجری

نمبر شمار	نام مبارک	طریقہ	جائے مزار	سنہ وفات
۲۵	مصطفےٰ شاہ	چشتیہ	مصطفےٰ آباد چوپڑا	سنہ ۹۸۹ ۱۸ ربیع الثانی
۲۶	سید عبداللہ شاہ بن [illegible]	قادریہ	چوپڑا	.
۲۷	سید ماہو شاہ	قادریہ	چوپڑا	.
.	گھبیا شاہ	شطاریہ	چوپڑا	.
۲۹	سید تاج الدین شاہ	ابدال	ست پڑہ پہاڑ	.
۳۰	عظمت علی شاہ	رفاعیہ	نگر دیول	.
۳۱	شاہ گدا شاہ	قادریہ	جیتانہ	.
۳۲	سید حسن علی شاہ	مداریہ	ٹھیوی	.
۳۳	پیر زہری	.	لون سرے	.
۳۴	ہاتھی شاہ	مداریہ	راویر	.
۳	مستان شاہ	.	نامسولی	.
۳	رحمن شاہ	مداریہ	دیوگاؤں	.

[illegible]

[illegible] (nine lines of Persian shikasta script)	[illegible]	۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

〃	〃	اور قد انکا ۶۰ گز کا تہا اور عمر شریف ۱۰۰۰ سال کی تہی اور ۱۶۵۴ برس قبل طوفان نوح بروز جمعہ مکہ مین وفات پائے اور کوہ ابو قیس مین مدفون ہوئے -
۲	شیث ع بن آدم	پیدائش انکی تنہا بطن حوا سے ہوئی تہی اور حضرت آدم نے وقت رحلت اپنا ولیعہد کرکے چند وصیتین کی تہین اور صحیفے شیث کے خدا بخش کے بہنیا وفات انکی قبل طوفان ۱۲۴۲ سنہ
۳	انوش بن شیث	یہ بیٹے شیث علیہ السلام کے تہے عمر ۹۰۰ برس کی تہی اور نام انکی والدہ کا محوالیث تہا کر وہ تہی -
۴	قینان بن انوش	یہ انوش کے لڑکے تہے عمر ۸۳۵ سال کی تہی اور ۱۱۶۰ برس پہلے طوفان سے وفات پائی اور یہ پہلے بادشاہ تہے کہ سرداری کی
۵	مہلائیل بن قینان	عمر انکی ۹۰۸ برس کی تہی اقلیم بابل مین شہر سوس بنایا تہا اور ۱۲۹۴ قبل طوفان نوح وفات پائی
۶	برد بن مہلائیل	عمر انکی ۹۶۰ برس کی ہوئی اور ۱۲۴۰ قبل طوفان نوح سے وفات پائی بعد انکے بیٹے ادریس علیہ السلام ہوئے

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۱	یافث بن نوح علیہ السلام	انکو انکے والد نے مرحمت دیار شرقی کیا اور جبرئیل علیہ السلام نے حسب فرمایا انکے والد کے اسم اعظم ایک پتھر پر نقش کرکے انکو دیا اسکو حجر المطر یا سنگ بارش کہتے ہیں اس سبب سے کہ اسکی برکت سے آب باراں برستا تھا اور انکے گیارہ لڑکے تھے سب میں بڑے ترک خان ـ
۱۲	ترک بن یافث	اسکو یافث اغلان بھی کہتے ہیں نہایت دانا و ہنرمند تھا عمر ۲۴ سال کی تھی اور نسل کیومرث کے یہہ بادشاہ اولین دیار شرقیہ کا تھا بہت بڑا زبردست بادشاہ ہوا ہے مردہ جلانے کی رسم اس سے رواج پا گئی ـ
۱۳	النجہ خان بن ترک	یہ بادشاہ معدلت شعار تھا اسکے وقت میں خلائق شاد و فارغ الحال تھی ہنگام پیری عزلت گزینی سے مر گیا
۱۴	دیب باقوی بن النجہ خان	اسکے وقت میں ترک لوگ اکثر صاحب دولت و نعمت ہو کر راہ راست سے منحرف ہوئے دین ملت کو ترک کرکے طرف کفر کے میلان کیا یہ بادشاہ نہایت رحیم و سخی تھا
۱۵	کیوک بن دیب باقوی	یہ بادشاہ کامگار تھا حکمرانی کرکے مر گیا ـ

١٦	النجہ خان بن کیوک خان	اسکے وقت میں ماوراء النہر ترکستان [illegible] فرزندان [illegible] سے تعلق ہوئی اور دولت تاتاری ختم ہوئی
١٧	مغل خان بن النجہ	ایک مدت تک یہ بادشاہ سلطنت کرکے مرگیا
١٨	قراخان بن مغل خان	اس بادشاہ نے حدود کوہ قراقرم کو دار الحکومت بنا کر کے حکمرانی کی اسکے وقت میں انواع کفر و شرک مروج ہوا۔
١٩	آغوز خان بن قراخان	قراخان اسکی لڑائی میں مارا گیا اور یہ مروج دین اسلام کا ہوا اسکے وقت میں کسی سپاہی کی ایک عورت نے جوف درخت میں وضع حمل کیا اس لڑکے کا از روئے معنے نام قپچاق ہوا اور عورت وضع کرنے والی حمل کی بسبب بے برگی شیر نرکھتی تھی اونے گوشت ہیزم کا اسکو کھلایا کہ اوسکے باعث سے شیدا رہو گی اور اوس عمر سے نام اوسکا خلج رکہا۔ (27)
٢٠	گور خان بن آغوز خان	بعد حکمرانی با این پدر و برادر روانہ ملک عدم ہوا
٢١	یلدوز خان منگل خان بن یلدوز خان	انہوں نے بعد سلطنت ایام معدودہ چنگیز خان کے والے کی اور ترک شاہی کرکے کنارہ کش ہو گئے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

۳۰	امیر تیمور بن
۳۱	امیر طرغان بن
۳۲	امیر برکل بن
۳۳	امیر ایلنگر بن
۳۴	امیر انچل بن
۳۵	امیر نویان بن
۳۶	قراچار بن
۳۷	امیر سوغجر محمد بن
۳۸	ایرومجی برلاس بن
	شاقاجولی نخان بن تومنہ خان

نمبر ۳۸ امیر تیمور صاحبقران
گورگان بن امیر طراغان

یہ بادشاہ سنہ ۸۰۰ھ میں داخل ہند ہو کر دو لاکھ آدمی
تہ تیغ کئے پہر ۱۲۷ سال کے بعد اسکے پوتے کے پوتے
بابر بادشاہ نے سلطنت دہلی کو فروغ دیا پہلے یہ ترکستان
پر ہی حکمران تہے جیسے کے لکھ چکا ہوں وفات سنہ ۸۰۷ھ

۳۹ عمر شیخ بن ۴۰ ابو سعید بن ۴۱ سلطان محمد بن ۴۲ میران شاہ
بن امیر تیمور صاحبقران ۴۳ بابر بادشاہ

۴۴	سلطان نصیر الدین ہمایون بادشاہ دہلی
۴۵	سلطان محمد جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی
۴۶	سلطان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ دہلی
۴۷	سلطان محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ دہلی

[illegible]			[illegible]
[illegible]			[illegible]
[illegible]			[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]			[illegible]